کسی کو رقم دے کر نفع لینے کے جائز طریقے

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے بکر سے کہا کہ تم مجھے بیس لاکھ روپے دے دو، میرا کپڑے کا کاروبار ہے۔ میں اس میں رقم لگاؤں گا اور مال بکنے کے بعد تمہیں پچیس لاکھ روپے دوں گا۔ اس پر بتایا گیا کہ یہ تو سود ہے۔ عرض یہ ہے کہ کیا اس کی کوئی ایسی جائز صورت ہے کہ زید کو رقم بھی مل جائے اور بکر کے لیے نفع بھی حلال ہو؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر زید کاروبار کے لیے بکر سے قرضہ لینا چاہے اور بکر بغیر نفع کے قرضہ دینے پر راضی نہ ہو تو اِس کے لیے نیچے دیے گئے تین جائز طریقے اور ماڈلز اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

(1) بیع مرابحہ (Cost-plusfinancing)

اِس کی صورت یہ ہے کہ زید نے جو چیز قرضہ لے کر اپنے کاروبار کے لیے خریدنی ہے، وہ زید مالکانہ حیثیت سے نہ خریدے، بلکہ اَوَّلاً بکر کا وکیل بن کر خریدے، یعنی بکر 20 لاکھ روپے زید کو دے اور اُسے اپنا وکیل بنائے کہ تم جا کر میرے لیے فلاں قسم کا کپڑا خریدو اور یہ وہی کپڑا ہوگا، جو زید کو اپنے کاروبار کے لیے درکار ہے۔ زید جب کپڑا خرید لے، تو بکر اُس پر قبضہ کرے اور قبضہ کرنے کے بعد وہی 20 لاکھ کا کپڑا 25 لاکھ میں زید کو ادھار بیچ دے۔ یاد رہے کہ زید کو ادھار بیچتے ہوئے مدت کا متعین ہونا اور کسی جرمانے وغیرہ کی شرط نہ ہونا ضروری ہے، ورنہ عقد فاسد اور ناجائز ہو جائے گا۔ اب زید اُس کپڑے کو خرید کر اپنا کاروبار شروع کرے اور جب رقم کی ادائیگی کا وقت آئے تو بکر کو اِس خریدے ہوئے کپڑے کی قیمت یعنی 25 لاکھ روپے ادا کر دے۔

(2) مضاربت (Mudarabah)

دوسرا جائز طریقہ مضاربت ہے۔ مضاربت ایسا کاروباری معاہدہ ہے کہ جس میں ایک جانب سے مال اور دوسری جانب سے کام کرکے نفع میں شرکت کی جاتی ہے۔ صورتِ مسئولہ میں اِسے یوں اختیار کیا جائے کہ دیگر تمام شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بکر 20 لاکھ روپے بطورِ مضاربت زید کے سپرد کرے، کہ زید اِس رقم سے کاروبار کرے اور جو بھی نفع ہوگا، وہ زید اور بکر کے درمیان متعین فیصد کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے، یعنی اصل 20 لاکھ بکر کے ہی رہیں گے اور جو ماہانہ نفع ہوگا، وہ باہم مشورے سے متعین کرلیں گے۔ یوں بکر کو 20 لاکھ روپے انویسٹ کرکے نفع بھی ملتا رہے گا، زید کو کاروباری منافع بھی حاصل ہو جائیں گے اور جب یہ دونوں مضاربت ختم کرنا چاہیں تو بکر کو اُس کا 20 لاکھ واپس بھی مل جائے گا۔ یاد رہے کہ عموماً مضاربت میں کام کرنے والے پر نقصان کی شرط لگا دی جاتی ہے کہ اگر نقصان ہوا تو اس میں اتنا نقصان تمہیں (مضارِب) بھرنا پڑے گا۔ یہ شرط ناجائز و گناہ ہے، البتہ اس کی وجہ سے مُضَارَبَت فاسد نہیں ہوگی، بلکہ خود یہ شرط ہی باطل قرار دی جائے گی، کیونکہ کام کرنے والا اپنی کوتاہی سے جو نقصان کرے، اس کا تو ذمّہ دار ہے، اس کے علاوہ کسی نقصان کا وہ ذمہ دار نہیں۔ لہٰذا اگر کاروبار میں نفع ہونے کے بجائے نقصان ہوگیا تو یہ سارا نقصان مال والے کا ہوا، وہ اس پر کام کرنے والے سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مضاربت کا مفہوم، شرائط اور دیگر ضروری مسائل کو جاننے کے لیے اِس لنک پر کلک کیجیے۔

https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/muzaribat/mudarabat-aur-is-ke-zaroori-ahkam

(3) شِرکت (Partnership)

دو یا دو سے زائد افراد کا مل کر کام کرنا شرکت (Partnership) کہلاتا ہے۔ سوال میں بیان کردہ صورت میں "شرکتِ بالمال (PartnershipbyCapital)" کو اختیار کرنا ممکن ہے، یعنی بکر 20 لاکھ روپے شامل کرے اور زید کے لیے جتنی رقم ممکن ہے، وہ بھی شامل کرے اور دونوں آپس میں پارٹنر شپ کا ایگریمنٹ کرلیں اور جو نفع ہو گا، اُسے فیصد کے اعتبار سے متعین کرلیں خواہ وہ پچاس پچاس فیصد ہی کیوں نہ ہو۔ اب اگرچہ بکر عملاً شرکت نہ کرے، سارا کام زید ہی کرے، یہ شرعاً درست ہے، لیکن یاد رہے کہ کام نہ کرنے والا پارٹنر (SleepingPartner)

اپنے سرمایہ کے تناسب سے زیادہ نفع کا تناسب مقرر نہیں کرسکتا۔ اِس انداز میں بکر اپنے 20 لاکھ کا مالک رہے گا اور ماہانہ یا جو مدت طے ہو، اُس اعتبار سے نفع کا حصول بھی ہوتا رہے گا۔

شرکت کا مفہوم، شرائط اور دیگر ضروری مسائل کو جاننے کے لیے اِس لنک پر کلک کیجیے۔

https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/shirkat/partnership-aur-is-ke-zaroori-ahkam

اِن تینوں طریقوں میں زید کو کاروبار کے لیے مال بھی حاصل ہوجائے گا، بکر کو ملنے والا نفع بھی حلال ہوگا اور کسی غیر شرعی طریقے کو اختیار کرنے سے بھی حفاظت رہے گی۔

بیع مرابحہ کے جزئیات:

"دررالحکام شرح مجلۃ الاَحکام" میں "بیع مرابحہ" کے ماڈل کے متعلق لکھا گیا: "هو البيع الذي يقع بعد بيان البائع ثمن المبيع الذي اشتراه به على ربح معلوم زيادة على ذلك الثمن وذلك كأن يقول البائع للمشتري: قد كلفني هذا المال مائة قرش فأبيعه لك بمائة وعشرة قروش" ترجمہ: "بیعِ مرابحہ" کاروبار کی وہ صورت ہے کہ جو یوں وقوع پذیر ہوتی ہے کہ بائع اپنی خریدی ہوئی چیز کے ثمن کو بیان کرتا ہے اور مزید معلوم نفع رکھ کر آگے بیچ دیتا ہے۔ اِس کی مثال یہ ہے کہ بائع خریدار سے کہے: مجھے یہ مال 100 قِرش (سلطنت عثمانیہ اور اُس کے علاقوں میں استعمال ہونے والی کرنسی کا نام) میں پڑا ہے، میں اِسے تمہیں 110 قِرش میں بیچتا ہوں۔ (دررالحکام فی شرح مجلۃ الاَحکام، جلد 01، صفحہ 114، مطبوعہ دارالجیل)

بکر کا خود یا وکیل کے ذریعے مال پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بیچنا جائز ہے، چنانچہ ابوحسین امام مسلم بن حجاج قشیری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 261ھ/875ء) روایت لائے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه" ترجمہ: جو شخص غلہ خریدے تو اُس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو آگے ہرگز نہ بیچے۔ (صحیح المسلم، جلد 03، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، صفحہ 1160، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد شمس الآئمہ، امام سَرَخْسِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: "كذلك ماسوى الطعام من المنقولات لا يجوز بيعه قبل القبض عندنا" ترجمہ: ہم احناف کے نزدیک اِس حکمِ حدیث کے مطابق غلے کے علاوہ دیگر تمام منقولی (Moveable) چیزوں کا بھی یہی حکم ہے کہ قبضے سے پہلے ان کی بیع جائز نہیں۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 13، باب البیوع الفاسدۃ، صفحہ 08، مطبوعہ دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان)

جب بکر زید کو مال بیچے گا تو ادھار بیچے گا اور ادھار بیچتے ہوئے مبیع کی قیمت (Value) کو بڑھا دینا جائز ہوتا ہے، چنانچہ کمال الدین امام ابنِ ہُمَّام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال : 861ھ/1456ء) لکھتے ہیں : "ان کون الثمن علی تقدیر النقد ألفا و علی تقدیر النسیئۃ ألفین لیس في معنی الربا" ترجمہ : بے شک ثمن کا نقد کی صورت میں ہزار اور ادھار کی صورت میں دو ہزار طے ہونا سودی صورت نہیں، بلکہ جائز ہے۔ (فتح القدیر، جلد06، باب البیع الفاسد، صفحہ 447، مطبوعہ مصطفٰی الحلبی، مصر)

البتہ ادھار بیچتے ہوئے قیمت کی ادائیگی میں تاخیر یا کسی دوسری وجہ سے مالی جرمانے کی شرط رکھنا، جائز نہیں، چنانچہ امامِ اہلِ سنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال : 1340ھ/1921ء) نے لکھا : تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل جائز نہیں۔ "درالمختار" میں ہے : "لا باخذ مال فی المذھب" ترجمہ : روایتِ مذہب کے مطابق مال کو بطورِ جرمانہ وصول کر کے تعزیر کرنے کی اجازت نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد05، صفحہ 111، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بیع مضاربہ اور شرکت کے جزئیات :

"دررالحکام شرح مجلۃ الأحکام" میں "بیع مضاربہ" کا تعارف یوں کروایا گیا : "المضاربۃ نوع شرکۃ علی أن یکون رأس المال من طرف والسعي والعمل من الطرف الآخر، ویدعی صاحب المال رب المال والعامل مضاربا" ترجمہ : "بیعِ مضاربہ" شرکت کی ایسی نوع ہے کہ جس میں ایک شخص کی طرف سے مال اور دوسرے شخص کی طرف سے کوشش اور عمل پایا جاتا ہے۔ جس کا مال ہو، اُسے "رب المال (Investor)" اور کام کرنے والے کو "مضارِب (WorkingPartner)" کہتے ہیں۔ (دررالحکام فی شرح مجلۃ الأحکام، جلد03، صفحہ 428، مطبوعہ دارالجیل)

مضاربت میں ہونے والے نقصان کے متعلق امامِ اہلِ سنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : "مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط باطل ہے، وہ اپنی تعدِّی و دست درازی و تضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں، جو نقصان واقع ہو، سب صاحبِ مال کی طرف رہے گا۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد19، صفحہ 131، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

"SleepingPartner" اپنی انویسٹمنٹ کے تناسب سے زیادہ نفع وصول نہیں کر سکتا، چنانچہ صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : "اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا، مگر کام فقط ایک ہی کرے گا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب سے ہوگی یا برابر

لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا، تو جائز ہے اور اگر کام نہ کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو شرکت ناجائز۔" (بہار شریعت، جلد02، حصہ10، صفحہ499، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9087

تاریخ اجراء: 05ربیع الاوّل1446ھ/10ستمبر2024